Editorial

اداریہ

فکری انحراف کی تپش

مئی کے بعد حسب معمول جون بھی آگیا۔ دونوں مہینوں سے حسب دستور گرمی کا رشتہ برقرار ہے۔ حالانکہ مئی پہلے تیسرا مہینہ تھا جو بڑے اقتداری 'پاپائی' فرمان سے پانچواں ہوگیا لیکن فطرت تین پانچ نہیں کرتی، اس کا معمول اپنا ہی رہتا ہے۔ یہ بھی قادر مطلق کی ایک نشانی ہے۔ اسی کی سب سے بڑی نشانی، انسان کو فطرت کی ہر چھوٹی بڑی معمول کی تبدیلی بھی غیر معمولی لگتی ہے۔ یہ معمول کی تبدیلی بھی اس کے ذہن پر غیر معمولی اثر کرتی ہے۔ گرمی ابال دیا کرتی ہے اور سردی جما دیا کرتی ہے۔ ذہنی ابال اور نفسیاتی جمود فطرت کی تبدیلیوں کی کارستانی نہیں ہوا کرتا بلکہ فطرت سے الگ 'مصنوعی' انفرادی اور سماجی تبدیلیاں بھی یہ کام آسانی سے کرلیا کرتی ہیں۔

کچھ ایسی ہی مصنوعی ابال، جمود اور انحراف کا ایک نمونہ وہ فکری اور تاویلی انحراف ہے جو اپنے وقت کے مشہور و معروف ادیب و صحافت مآب نیاز فتحپوری کے قلم سے، اب سے کوئی ۹۰ر سال پہلے ظہور میں آیا اور معاصر نوجوان عالم سید العلماء طاب ثراہ نے بروقت اس کی گرفت کی اور پر مغز 'جوابی' مقالہ لکھا۔ جو موقر ماہنامہ 'الواعظ' لکھنؤ میں قسط وار چھپا بھی۔ ہم یہاں اس مقالہ کا پہلا حصہ اپنے شمارہ کی زینت کر رہے ہیں۔ سردست نیاز فتحپوری کے اصل مضمون/ مضامین تک ہماری رسائی نہ ہوسکی ورنہ اسے بھی شامل شمارہ کرتے۔ امید ہے سید العلماءؒ کا یہ مقالہ 'عیسوی تبصرہ' ہمارے باذوق ناظرین کی اچھی علمی و فکری ضیافت کرے گا اور فکری مریضوں کی مسیحائی۔

اس شمارے کے دوسرے قابل قدر مضامین کا خطاب بھی کچھ اسی فکری بیمارانہ انحراف کو کہہ سکتے ہیں۔ امام حسینؑ نے بھی انحراف کی اصلاح میں اقدام کیا۔ یہ انحراف انسانیت اور اسلام سے تھا۔ اسی لئے امامؑ کی بارگاہ میں خراج عقیدت بھی بین المذاہبی اور بین الاقوامی رہی۔ سوامی کلجگا نند جی مہاراج کا وقیع مضمون ''تمام دنیا کے مہاپرش حسینؑ ہیں''۔ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

ایسے فکری انحراف کا ایک علاج علم بھی ہے۔ اس تعلق سے ایک اور مضمون ''شاہانِ اودھ کی تاریخی علم پروری'' ہمارے اس شمارہ کی زیبائش ہے۔ اودھ کے حکمرانوں نے علم و ادب کی وہ سرپرستی کی ہے جس سے علم و ادب کو فروغ ملا اور فکر کو جلا۔

اب قلم یک قلم رکتا ہے۔ ناظرین کے دربار میں شمارہ پیش ہے۔ آگے والسلام والدعا۔

م۔ر۔عابد